نظم

چپ کی فریاد

"خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید"

مصنفہ سید علی احسن - احسن - مارہروی

جو باتباع نظم

چپ کی داد مصنفہ شمس العلما جناب مولانا مولوی الطاف حسین صاحب حالی مدظلہ العالی

بزمانہ محمڈن آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس و نمایش نسوان امرتسر سنہ ۱۹۰۸ء

تصنیف کی گئی

مطبع کاشن پریس اٹیہ میں طبع ہوئی

پرنٹر محمد اسمٰعیل حسین

قیمت فیجلد ۴/

LYTTON LIBRARY ALIGARH

M A

CHECKED

M.A.LIBRARY, A.M.U.

U6741

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیارکم خیارکم لنسائکم

فغاں کہ داد ندادی و وقت آں آمد
کہ مہر خامشیم دل شکست و زد فریاد

قاعدہ تو یہ ہے کہ فریاد کے بعد داد ملتی ہے، مگر یہاں اُسکا اُلٹا ہے ۔ تاہم اوّل با آخر نسبتے دارد کے طور پر پہلے چپ کی داد ملی بعد ازاں چپ کی فریاد کی گئی ۔

اس کی توضیح یہ ہے کہ شمس العلما جناب مولانا مولوی

الطاف حسین صاحب حالی مدظلہ العالی نے کچھ عرصہ ہوا کہ علی گڑھ کے مشہور رسالہ خاتون کو ایڈیٹر کی استدعا پر چپ کی داد کے نام سے ایک نہایت بامعنی و فصیح نظم تصنیف فرما کر مرحمت فرمائی تھی۔ میں نے مولانا ممدوح کی نظم کو اوّل سے آخر تک نہایت ذوق و شوق سے پڑھا مولانا کی نظم کی وقعت میرے دل میں صرف اس وجہ سے نہیں بیٹھی کہ یہ ایک برگزیدہ اور فخر قوم کے قلم سے نکلی تھی بلکہ اس نظم کی عزت و وقعت اس وجہ سے اور زیادہ ہوئی کہ ہماری قومی ضرورتوں کو محسوس کر کے تصنیف فرمائی گئی تھی۔ اور ایسے ٹھیک وقت پر تصنیف فرمائی گئی جسکی اشد ضرورت تھی۔

لیکن اسی کے ساتھ چپ کی داد کو پڑھکر میرے دل میں

یہ خیال پیدا ہوا کہ کمپٹیشن (مقابلہ) کے طور پر نہیں بلکہ اتباعاً میں بھی اس نظم کی تائید میں ایک نظم لکھوں۔ وقت نے مساعدت نہیں کی ورنہ اسی زمانے میں شاید میرے دل کی تمنّا پوری ہو جاتی مگر کُلُّ اَمرٍ مَرھُونٍ بِاَوقَاتِہَا ایک ایسا مقولہ ہی جس سے کسی بشر کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب اسکے لکھنے کا وقت آگیا اور میں نے قلم اٹھا کر لکھنا شروع کر دیا۔

یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ "چپ کی فریاد" چپ کی داد کی تائید میں لکھی گئی ہی اسلئے اتباع کا یہاں تک خیال کیا گیا ہے کہ داد اور فریاد دونوں کے بند ہم ردیف وہم قافیہ اور ہم بحر ہیں۔ اور تعداد ابیات میں بھی ایک مصرع کا فرق نہیں۔ اگر کچھ فرق ہے تو اتنا کہ چپ کی داد ایک مشہور مستند قومی شاعر کے قلم سے نکلی

ہے اور چپ کی فریاد ہیچ میرزا احسن کے قلم سے ایک فرق یہ بھی ہے کہ چپ کی داد میں عورتیں مخاطب ہیں اور فریاد میں مرد اس کے سوا اگر کوئی فرق ہوگا تو اُس کے متعلق میں اپنی زبان کھولنا ایک قسم کی گستاخی سمجھتا ہوں۔

”چپ کی داد خدا دیتا ہے“ یہ ایک مشہور مثل ہے لیکن چپ کی فریاد نہ کوئی مثل ہے نہ کوئی مقولہ اس لیے خوف ہے کہ شاید کوئی اس فریاد کو نہ سُنے۔ مگر مجھے اُمید ہو کہ جسطرح چپ کی داد خدا نے دی اسی طرح چپ کی فریاد بھی خدا ضرور سُنے گا کیونکہ یہ فریاد دل سے کی گئی ہو۔

اگر چپ کی فریاد کے ناظرین میں سے ایک شخص نے بھی اس فریاد کی داد دی تو میں سمجھ لوں گا کہ میری محنت ٹھکانے لگی

داد سے میری مراد صرف اتنی ہے کہ مسلمان مردوں کو اپنی خواتین کی تعلیم کی طرف اب بہت جلد متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ مسلمانوں کے بچے اچھی گودوں میں پرورش پائیں، اچھی تربیت حاصل کریں۔ ملک اور قوم دونوں کے لئے مفید ہوں۔ اگر خدا نخواستہ قوم اب بھی مسلمان خواتین کی تعلیم کی طرف پورے طور پر متوجہ نہ ہوئی تو یاد رکھنا کہ مسلمانانِ ہند خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے مصداق ہو جائیں گے اور پھر اُن کا کہیں ٹھکانا نہیں لگے گا۔

خاکسار

احسن مارہروی

LYTTON LIBRARY
[illegible]

چپ کی فریاد

پہلا بند

اے باپ، بیٹو، بھائیو! ہم کو شکایت تمسے ہی
غیروں سے ہے کیا واسطہ اپنی قرابت تمسے ہی
تم سب ہماری لاج ہو کیا بے تمہارے راج ہو
تم واقعی سرتاج ہو جو کچھ ہے وقعت تمسے ہی
بے درد یا ہمدرد ہے عورت کا وارث مرد ہی
ہر حال میں اُس کے لئے دنیا کی عزت تمسے ہی
سچ ہے کچھ اس میں بل نہیں مردوں سی ہم افضل نہیں
خود ہم میں کچھ کس بل نہیں جو کچھ ہی قوت تمسے ہی

مجبور ہیں ناچار نظروں میں سب کی خوار ہیں
ہم بد نصیبوں کی چھپی کب کوئی حالت تم سے ہے
سب گھر کی رہنے والیاں ہوں بوڑھیاں یا بالیاں
سن سن کے لاکھوں گالیاں خوش ہیں یہ الفت تم سے ہے
ہم ہیں ضعیف و ناتواں تم سورما ہو بے گماں
ہم ننگ تم فخر زماں کیا ہم کو نسبت تم سے ہے
عزت نے تم کو سربسر دولت کا بخشا تاج زر
دنیا میں ہو تم نامور دنیا کی شہرت تم سے ہے
لیکن یہ کیا انصاف ہے قابو جو پا جاتے ہو تم
خود رہ کے اطمینان سے اوروں کو تڑپاتے ہو تم

دوسرا بند

دنیا میں چاروں کھونٹ کے کیونکر بنے مختار تم
کچھ حق ہمارا بھی تو ہے تنہا نہیں حقدار تم
کیا ایک ہی ماں باپ کے ہم تم نہیں چھوٹے بڑے
کیا ایسی سچی بات سے کر سکتے ہو انکار تم
رکھتے نہیں کیا بات ہم کس چیز میں ہیں تمسے کم
کیوں ہمکو تم دیتے ہو دم کیوں ہمسے ہو بیزار تم
تنہا تمھیں زاہد نہیں کیا عورتیں عابد نہیں
وہ بندۂ واحد نہیں پھر ایسے ہو کیا ابرار تم
پر ایسے کیا سُرخاب کے تم میں ہیں اے مردوا لگے
ہم بھی نہیں ہیں بے سرے مانا کہ ہو سردار تم
کیا عورتیں ہیں سب پھوہڑ کیا مرد ہیں سارے سگھڑ

کیا ہیں ہمیں عیبوں کی جڑ پھرتے نہیں کیا خوار تم

بدنام کر لو خوب سا کہہ کے ہم کو بے وفا

ہے دیکھنے والا خدا ہم ہیں کہ ناہموار تم

ہم بھی ہیں تم جیسے بشر کیوں رہتے ایسے بے خبر

ہم بھی بٹاتے ہاتھ اگر رکھتے نہ یوں بے کار تم

آخر کچھ اسکی وجہ بھی سیکھیں نہ کیوں علم و ہنر

کیا ہم میں ہیں کیڑے پڑے کیا ہم میں ہے کوئی کسر

تیسرا بند

ہم بھی جنم لے کر یہاں لائے ہیں کیا قسمت بُری

ہر دور میں ہر عہد میں دیکھی نہ ہمنے کچھ خوشی

ہر عمر میں جو جو ستم سہتے رہے ڈر ڈر کے ہم

وہ سب کہاں تک ہوں رقم یہ داستانیں ہیں بڑی
اولاد کو اللہ سے سب مانگتے ہیں چاؤ سے
لیکن دعا ہر ایک نے بیٹے ہی کے ہونے کی دی
کیا غیر کیا احباب کے نکلا نہ پھوٹے منہ سے یہ
اللہ جیتی جاگتی بیٹی تجھے دے چاند سی
بدقسمتی سے گر کہیں دختر جنی مادر کہیں
شہرت ہوئی یہ ہر کہیں آئی بلا عزت گئی
جینا ہمارا ننگ تھا ایسا ہی پہلے رنگ تھا
ہم پر زمانہ تنگ تھا ہوتی نہ کیوں دختر کشی
خوش قسمتی سے ہم اگر بچ کر گئے شوہر کے گھر
ہونا پڑا پھر جیتے جی شوہر کے مرتے ہی ستی

دنیا نے گرگٹ کی طرح رنگ اپنے بدلے جسقدر
ہم عورتوں کی جان پر نازل رہی آفت نئی
کب تک اُٹھائیں رات دن ہم ظلم اور آزار یہ
مردو! خدا کے واسطے اب چھوڑ دو اطوار یہ

چوتھا بند

حیرت ہے پردیسی تو سب ہم سے کریں ہمدردیاں
لیکن خود اپنے دیس کے بے درد ہوں نامہرباں
جہل و نفاق و بغض کا ہے دور دورا جا بجا
عقلوں پہ ہے پردا پڑا بے شرمیاں ہیں سب عیاں
دنیا میں ہے چاروں طرف تعلیم کا شوق و شغف
البتہ ہم سے ناخلف کرتے ہیں عمریں رائگاں
ہندوستاں میں ہے مگر جہل مرکب کا اثر

وہ دن گئے اسکے گزر رکھتے تھے جب جنت نشاں
جو علم ہے وہ بے عمل جو ہے عمل وہ بے محل
ہو کیوں نہ ایماں ہیں خلل ہوں جب یہ حالات جہاں
ہم عورتوں کے واسطے مذہب نے سب کچھ حق دیئے
پابندیوں سے رسم کی لیکن ہوئیں حق تلفیاں
اسلام کے سب رہنما ہندو دھرم کے پیشوا
عورت کی مردوں سے سوا کرتے ہیں تعریفیں بیاں
کہتا ہے مذہب ہم سے بھی سیکھو پڑھو ہر علم کو
مردوں نے آنکھوں پر مگر غفلت کی باندھیں پٹیاں
ہم سب بھی مردوں کی طرح ہوتے اگر لکھے پڑھے
نمبر ہمارے علم کے مردوں سے بھی رہتے بڑھے

پانچواں بند

ہم نے اُٹھائے دُکھ سدا لیکن بجز صبر و رضا
مُنھ سے نہ نکلی اُف ذرا لب تک نہ آیا کچھ گلا
ہو صبر پہ کبتک مگر پتھر نہیں اپنا جگر
ہم بھی ہیں ہمشکل بشر جی ہے بہت اُکتا گیا
جاہل رہیں کبتک یُنہیں غافل رہیں کبتک یُنہیں
کاہل رہیں کبتک یُنہیں آخر کچھ اس کی انتہا
ہوں خوش چلن یا بد چلن مردوں کو کچھ کھٹکا نہیں
عورت کی بابت حسن ظن ہر حال میں ہے ناروا
یہ مرد جو چاہیں کریں چوری کریں دارو پئیں
بازار میں پڑتے پھریں ہیں ہر طرح وہ پارسا
البتہ اُن کی بی بیاں جو گھر کی ہیں رکھوالیاں

گر نام لیں تعلیم کا بن جائیں فوراً بے حیا
مردوں کے پڑھنے سے مگر کچھ بھی نہیں خوف و خطر
اُن کے لئے علم و ہنر ہے شہد خالص سے سوا
ہاں عورتوں کے واسطے مشکل ہی ہر اک بات کی
تعلیم اُن کو زہر ہے پڑھنا ہے اُن کو سنکھیا
دنیا کو سب گھر عیش کا کہتے ہیں لیکن ہم یہاں
اک دم کو بھی بے غم نہیں کہنے کو ہیں بیگم یہاں

چھٹا بند

تعلیم کو سمجھے مضر ایسا بھی ہے کوئی بشر
کس کی ہے اوندھی ایسی مت ہو کون ایسا بےخبر
امرت کو سمجھیں سنکھیا رحمت کو جانیں بد بلا

اچھے کو کہتے ہیں بُرا قربان ایسی عقل پہ
پڑھکر ہو کوئی بدچلن مانے گا کون اس بات کو

ہے سچ جو یہ تو مرد ہی اپنی خبر لیں پیشتر
پڑھنا تو ایسی چیز ہے جس سے بڑھا کرتی ہے عقل

پھر کس طرح حیرت ہنو عاقل بنے احمق اگر
سارے غلط الزام ہیں ہم مفت میں بدنام ہیں

یہ سب اُنھیں کے کام ہیں جنکو نہیں خالق کا ڈر
کیا پڑھکے ساری عورتیں سیکھ آئیں گی آوار گی

کیا علم مستورات کو رہنے نہ دے گا اپنے گھر
کیا ہر زمانے میں نہیں جاہل رہی تھیں عورتیں

کیا ہر صدی میں علم کا ایسا ہی تھا اُلٹا اثر

کیا پیر پیغمبر سے بھی بڑھکر تمہاری رائے ہے
وہ بھی تمہاری طرح کیا رکھتے تھے ہم کو بے ہنر

جی چاہے مردو جسقدر اب توڑ لو ہمپر عذاب
اللہ تم سے حشر میں ظلموں کا لیگا جواب

ساتواں بند

جو نیک مرد اسوقت ہیں اپنے مددگار و معین
وہ خوش رہیں جبتک رہیں دنیا میں افلاک و زمیں
دس بیس ایسے مرد ہیں جو واقعی ہمدرد ہیں
ورنہ وہ سب بے درد ہیں سب بنتے ہیں جو ارباب ہیں
ہم عورتوں کو سربسر وہ جانتے ہیں جانور
افسوس اس مقسوم پہ گویا ہم انسان ہی نہیں

القاب یہ سب بے سبب ہرگز نہیں ہیں اس لئے
کیوں عورتیں پڑھنے لگیں کیوں حق کی وہ طالب ہوئیں
لیکن ہماری یہ طلب انجام میں مردوں ہی کو
پہنچائے گی وہ فائدے جن کا ہے خود ان کو یقیں
کیا تربیت اولاد کی پھر کوئی مشکل بات ہے
گر عورتیں لکھ پڑھ گئیں بچوں کی قسمت سے کہیں
ناداں کیا جانے بھلا کہتے ہیں خوش رکھنا کسے
مردوں کو جاہل عورتیں رکھیں نہ کیوں اندوگیں
ان فائدوں پر بھی اگر جاہل رہیں ہم عمر بھر
تو اس سے بہتر ہے یہی ہوں زندہ پیوند زمیں
تاثیر ہے کچھ بھی اگر ہم بےکسوں کے جوش میں

ان غافلوں کو لائے گا تو ہی خدایا ہوش میں

آٹھواں بند

ہاں اے ہمارے محسنو! جان اب لبوں پر آئی ہے
کہدو یہ ناقدروں سے تم کیوں ہم پہ آفت ڈھائی ہے
جو بیٹھتا ہے صبر سے ملتی ہے چپ کی داد اُسے
ہم بے زبانوں کی زباں کس بات پہ کھلوائی ہے
لیکن زباں جب کھل گئی پھر بند ہوتی ہے کہاں
قسمت سے اب بگڑی ہوئی تقدیر کی بن آئی ہے
حق تلفیاں اچھی نہیں ناحق شناسو! ہو کدھر
خوش ہے جو کلپا کر یہاں اُس نے کہاں کل پائی ہے
جس چپ کی لی تھی داد کل اُس چپ کی ہے فریاد آج

ہیں منتظر تاثیر کے گو اس نے لبے پھیلائی ہے

فریاد ہے اللہ سے یا اپنے شاہنشاہ سے

سنتا ہے کوئی اور کب دنیا پہ غفلت چھائی ہے

مانند سلطان جہاں مردوں کو دے ہمت خدا

توڑیں وہ اپنے عہد کو جھوٹی قسم کیوں کھائی ہے

بے پردہ ہوں تفریح کو درپردہ یہ خواہش نہیں

لیکن طبیعت جہل کے پردے سے اب گھبرائی ہے

عورت میں ہیرے کی طرح جوہر بہت ہیں نہاں

لیکن سنو ترشا ہوا ہیرا تو قدر اُس کی کہاں

سید علی احسن سجادہ نشین خانقاہ درگاہ مارہرہ ضلع ایٹہ

CALL No. ٨٩١٤٣١ / ن ٦٥١٩١ ACC. NO. ٦٤٨١

AUTHOR احسن مارہروی، سید علی احسن

TITLE نظم جدید کی فریاد

٨٩١٤٣١
ن ٦٥١٩١
٦٤٨١
احسن مارہروی، سید علی احسن
نظم جدید کی فریاد

Date	No.	Date	No.
T10.0200			
8561			
for Binding			
Rd No. 198			

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.